

پاکستان ہر گز اسلامی ریاست نہیں

منتخب مترجم تحریرات

ماخوذ از

مجلس العلماء جنوبی افریقہ

الحق بلیٹن نمبر ۸۱

شوال ۱۴۴۷ھ مطابق اپریل ۲۰۲۶ء

پاکستان اسلامی ریاست نہیں — قیام سے کبھی بھی اسلامی ریاست نہیں رہا

سوال:

الحق کے مطابق پاکستان اسلامی ریاست نہیں ہے۔ تاہم، سال ۲۰۱۶ میں انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی کی جانب سے تیار کردہ ایک فتوے میں جس پر ۸۰۰ علماء کے دستخط ثبت تھے، یہ قرار دیا گیا کہ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے۔ اس پر آپ کا کیا موقف ہے؟ براہ کرم تفصیلی تبصرہ فرمائیں۔

جواب:

پاکستان اپنے روزِ تاسیس سے ہی کبھی اسلامی ریاست نہیں رہا۔ اس کے فساق، فجار اور منافق بانیان نے بھی اس ملک کے اسلامی ریاست ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ انہوں نے تو محض اسلامی ریاست کا ایک سراب دکھا کر سادہ مولویوں اور دین کی جانب میلان رکھنے والے جاہل مسلمانوں کو فریب میں مبتلا کیا تھا۔ یہ دھوکہ محض قیام پاکستان کے لیے مسلمانوں کی حمایت اور ہمدردی حاصل کرنے کی خاطر رچایا گیا تھا۔

تاہم کسی بھی مرحلے پر پاکستان کی کسی حکومت نے نہ تو شرعی ریاست کے قیام کی کوئی سعی کی، اور نہ ہی اس کفریہ نظام کو ایک اسلامی ریاست میں ڈھالنے کی ادنیٰ سی کوشش کی۔ صدر ضیاء الحق کی واحد استثناء کے سوا، جو کہ اس مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے، یکے بعد دیگرے آنے والی کسی بھی کفریہ حکومت کی جانب سے شریعت کو ملکی قانون کے طور پر نافذ کرنے کی کبھی کوئی تحریک سامنے نہیں آئی۔ اس 'ناپاکستان' (ناپاک سرزمین) کا قانونِ بالادست دراصل قانونِ طاغوت ہے۔ اور اس کفریہ قانون کے متعلق قرآن مجید کا ارشاد ہے:

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ
اور جو شخص خدا کے نازل کئے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے سوائے لوگ بالکل کافر ہیں
(سورۃ المائدہ، آیت ۴۴)

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ
اور جو شخص خدا کے نازل کئے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے سوائے لوگ بالکل ستم ڈھارہے ہیں
(سورۃ المائدہ، آیت ۴۵)

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ
اور جو شخص خدا کے نازل کئے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے تو ایسے لوگ بالکل بے حکمی کرنے والے ہیں

بانی پاکستان جنح نے ۱۹۴۸ میں امریکہ کے عوام سے ایک نشریاتی خطاب میں کہا تھا:

"میں نہیں جانتا کہ اس آئین کی حتمی شکل کیا ہوگی، لیکن مجھے کامل یقین ہے کہ یہ جمہوری طرز کا ہوگا، جس میں اسلام کے بنیادی اصولوں کو سمویا جائے گا۔۔۔۔۔ اسلام اور اس کے بنیادی اصولوں نے ہمیں جمہوریت ہی کا درس دیا ہے۔۔۔۔۔ بہر نوع، پاکستان کوئی ایسی 'تھیو کریٹک' ریاست (مذہبی پیشواؤں کی حکومت) نہیں بننے جا رہا، جس پر کسی الہامی مشن کے دعویدار پادریوں کی حکمرانی ہو۔ ہمارے ہاں کثیر تعداد میں غیر مسلم — ہندو، مسیحی اور پارسی — بستے ہیں، لیکن وہ سب پاکستانی ہیں۔ انہیں دیگر تمام شہریوں کے مانند مساوی حقوق اور مراعات حاصل ہوں گی، اور وہ امور پاکستان میں اپنا جائز کردار ادا کریں گے۔"

اس منافق نے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں کر دی تھی کہ پاکستان ہر گز کوئی شرعی ریاست نہیں بنے گا، بلکہ یہ کفار مغرب کی طرز پر استوار ایک جمہوری ریاست ہوگا۔

اس نے جو کچھ بھی اگلا، وہ شریعت کی صریح ضد ہے۔ "اسلام کے بنیادی اصولوں" سے متعلق اس کا بیان دراصل ابلیس کا زخرف القول تھا، جس کا واحد مقصد سادہ لوح اور احمق مولویوں کے ساتھ ساتھ جاہل مسلمانوں کو فریب دینا تھا، تاکہ انہیں اس دھوکے میں مبتلا کیا جاسکے کہ اس سرزمین کا قانون اسلام ہوگا۔ تاہم، پاکستان کی اسی سالہ تاریخ نے اس بات پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے کہ اسلام کبھی اس ملک کا قانون نہیں رہا۔ اس کے برعکس، یہ قانونِ طاغوت (مغربی جمہوریت، کفریہ جمہوریت، شیطانی جمہوریت) ہی ہے جس نے ہمیشہ سے اس بد حال، بدنصیب ناپاکستان پر حکمرانی کی ہے۔ اس کا قیام ہر گز کبھی اسلام یعنی شریعت اور سنت کی ترویج و اشاعت کی خاطر عمل میں نہیں لایا گیا تھا۔

"مسلمان نہ رہیں گے"

اپنے کفریہ نظریے کا انتہائی ڈھٹائی سے اظہار کرتے ہوئے، جنح نے کہا:

"ہم اس بنیادی اصول کے ساتھ آغاز کر رہے ہیں کہ ہم سب ایک ہی ریاست کے شہری ہیں۔۔۔۔۔ میرے خیال میں ہمیں اسی کو اپنا نصب العین بنا کر اپنے سامنے رکھنا چاہیے، اور آپ دیکھیں گے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہندو ہندو نہیں رہیں گے اور مسلمان مسلمان نہیں رہیں گے، مذہبی اعتبار سے نہیں، کیونکہ وہ ہر فرد کا ذاتی عقیدہ ہے، بلکہ سیاسی اعتبار سے، ریاست کے شہریوں کی حیثیت سے۔"

صریح کفر! کھلم کھلا کفر! دھوکہ دہی کی غرض سے الفاظ کا ہیر پھیر کرتے ہوئے، ناپاکستان کا یہ بد بخت معمار محض وہ زخرف القول اگل رہا تھا جو ابلیس نے اس کے دماغ میں پیشاب کر کے بھرا تھا۔ ابلیس کے اس مزین کردہ الہام کے فریب نے ان ۱۸۰۰ علماء کی روحانی بصیرت کو اندھا کر دیا ہے، جو ایمان کے تقاضوں اور ابلیس کے بچھائے گئے کفر کے جال کے درمیان تمیز کرنے میں بری طرح ناکام رہے ہیں۔

آخر مسلمانوں کے لیے یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ "سیاسی اعتبار سے مسلمان نہ رہیں"، جبکہ شریعت کا ہر ایک پہلو ایمان کے ساتھ لازم و ملزوم ہے۔ زندگی کے کسی بھی گوشے کو شریعت کی عملداری سے خارج کرنا قطعی ناممکن ہے۔ محض اپنی نجی و انفرادی حیثیت میں 'مسلمان' رہنا، یعنی اسلام کو صرف چند رسمی عبادات تک محدود کر دینا، اور سیاسی دائرہ کار میں کافر بن جانا (یعنی مسلمان نہ رہنا)، دراصل ایسا صریح کفر ہے جو انسان کو یکسر دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

أَفْتَوْمُنُونَ بِنِعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ ۖ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰ أَشَدِّ الْعَذَابِ

کیا تو (پس یوں کہو کہ) کتاب (توریت) کے بعض احکام پر تم ایمان رکھتے ہو اور بعض پر ایمان نہیں رکھتے۔ سواور کیا سزا ہو ایسے شخص کی جو تم لوگوں میں ایسی حرکت کرے مجرور سوائی کے دنیوی زندگانی میں اور روز قیامت کو بڑے سخت عذاب میں ڈال دیئے جاویں (سورۃ البقرہ، آیت ۸۵)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا ۖ اُدْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا ۙ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۚ اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور (فاسد خیالات میں پڑ کر) شیطان کے قدم بقدم مت چلو واقعی وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ (سورۃ البقرہ، آیت ۲۰۸)

جب یہودیت ترک کر کے مشرف بہ اسلام ہونے والے بعض مسلمانوں نے یہود کے کچھ رسم و رواج پر عمل پیرا ہونے کی خواہش ظاہر کی، تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اسلام کو جزوی طور پر قبول کرنے کے اسی طرز عمل کی مانند، اس شخص جناح نے بھی ایک ایسے 'اسلام' کا تصور پیش کیا جو اپنی سیاسی جہت سے یکسر عاری تھا۔ وہ انتہائی مکروفریب کے ساتھ کفریہ جمہوریت یعنی طاغوت کی حکمرانی پر اسلامیت کی ملمع سازی کر رہا تھا، جو اس کے کفریہ ماڈل پر کسی صورت ٹکنے والی نہیں تھی۔ مومنین کے لیے یہ ہرگز ممکن نہیں کہ وہ زندگی کے کسی بھی پہلو اور کسی بھی گوشے میں "مسلمان نہ رہیں"۔ شریعت کے کسی بھی جزو کو منہا کرنا کفر ہے۔

ایک تھیو کریٹک ریاست؟

ایک پریس کانفرنس کے دوران جناح سے سوال کیا گیا: "کیا پاکستان ایک سیکولر ریاست ہوگی یا تھیو کریٹک (مذہبی)؟" جناح نے جواب دیا: "آپ مجھ سے انتہائی لغو سوال کر رہے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ تھیو کریٹک ریاست کے کیا معنی ہیں۔"

جی ہاں! اسے واقعی کوئی علم نہیں تھا کہ ایک شرعی ریاست کیا ہوتی ہے، کیونکہ وہ منافقین کے قبیل کا ایک کافر تھا۔

"مساوی حقوق" کا کفر

وزیراعظم پاکستان شہباز شریف نے ۲۵ دسمبر کو پاکستان میں مسیحی برادری کے کرسمس منانے کے موقع پر بیان دیا کہ بین المذاہب ہم آہنگی کو یقینی بنانا اور تمام شہریوں، بالخصوص اقلیتوں کے لیے مساوی حقوق کی فراہمی ہماری حکومت کی اولین ترجیح ہے۔

ذمیوں کے متعلق نافذ العمل شرعی احکامات کو مسترد کرنا درحقیقت کفارِ مغرب کی کاسہ لیس ہے۔ شریعت کا انکار دراصل قانونِ طاغوت کو اپنانا ہے، اور محض ایک طاغوتی ریاست ہی طاغوتی نظامِ قانون کے تحت اپنا نظامِ حکومت چلاتی ہے۔

ناپاک سرزمین میں منحنٹ پن، ہم جنس پرستی اور مساحت کی سرگرمیاں

ایمانی استدلال کی رو سے، پاکستان بھلا کس طرح کبھی ایک اسلامی ریاست ہو سکتا ہے، جبکہ وہ کفر اور قانونِ طاغوت میں اپنے کفارِ مغرب اور جمہوری شراکت داروں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے انسانیت کے ایسے نمونوں کو بھی پشت پناہی، حقوق اور عزت و توقیر فراہم کر رہا ہے جنہیں اللہ عزوجل نے آسمان سے پتھروں کی بارش برسا کر روئے زمین سے نیست و نابود کر دیا تھا۔ نبی لوط (علیہ السلام) کی قوم کا عبرتناک انجام ہر خاص و عام پر عیاں ہے، اور بحیرہ مردار (Dead Sea) کے گرد و نواح پر طاری ہیبت ناک فضا آج بھی اس ہولناک تباہی کی ایک خاموش گواہ بنی ہوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان پر مسلط کی گئی تھی۔

تاہم ناپاکستان کی وہ کفریہ حکومت، جو ایک اسلامی ریاست ہونے کی دعویدار ہے، اس نے ان منحنٹ شریکوں کو حقوق عطا کرنے اور ان کے تحفظ کی خاطر انٹرنیشنل ایکٹ (قانونِ مختشین) نافذ کیا ہے۔ چنانچہ، ناپاکستان کی قومی اسمبلی سے منظور شدہ اس انٹرنیشنل بل کی عبارت کچھ یوں ہے:

"منحنٹ افراد کے حقوق کے تحفظ، دادرسی، بحالی اور ان کی فلاح و بہبود کی فراہمی کا ایک مسودہ قانون۔۔۔۔۔"

اس مسئلے پر طاغوت کے کفر کی صراحت کرتے ہوئے یہ قانون مزید کہتا ہے:

"اس قانون کی شقوں کے مطابق کسی بھی منحنٹ شخص کو یہ حق حاصل ہو گا کہ اسے اس کی اپنی تصور کردہ جنسی شناخت کے مطابق تسلیم کیا جائے۔"

(تاکید کے لیے الفاظ کو نمایاں ہم نے کیا ہے۔)

یہ پاکستان کی کفریہ ریاست کی جانب سے نافذ کردہ انٹرنیشنل ایکٹ کے کفر پر ایک مختصر، انتہائی مختصر سا تبصرہ ہے، جو شریعت یعنی قرآن و سنت سے صریح متصادم ہے۔ مغرب کی کاسہ لیس کرنے والے ایسے غلیظ اور کفریہ نظامِ حکومت کو بھلا کس طرح کبھی 'اسلامی' قرار دیا جاسکتا ہے؟

ناپاکستان کی کفریہ ریاست کا کفر در کفر

حکومت اور فوج کے سربراہان نے ۲۵ دسمبر کو کیتھیڈرل (گر جاگھر) میں مسیحی کفار کی عبادت میں شریک ہو کر انہیں عزت بخشی۔

- سرکاری تقریبات سے لے کر حکومتی پالیسی کے اعلانات تک، حکومت پنجاب کرسمس کو محض کسی نجی مذہبی رسم کے بجائے ایک عوامی اور ریاستی سرپرستی میں منائے جانے والے تہوار کے طور پر منانے میں پیش پیش رہی۔
- وزیر اعلیٰ (صوبہ پنجاب) مریم نواز شریف نے لاہور کیتھیڈرل میں کرسمس کی عبادت میں شرکت کی، عبادت گزاروں سے خطاب کیا، عطیات تقسیم کیے، اور صوبہ بھر میں اقلیتوں کی زندگیوں کو بہتر بنانے کے لیے ٹھوس اقدامات کا اعلان کیا۔
- اس پس منظر میں، اعلیٰ ریاستی قیادت کی یہ نمایاں شرکت غیر معمولی علامتی اہمیت کی حامل تھی۔ آر می چیف جنرل سید عاصم منیر نے راولپنڈی کے کرائسٹ چرچ میں کرسمس کی مکمل عبادت میں شرکت کی، عبادت گزاروں کے ساتھ مل کر کرسمس کے مذہبی گیت (کیرلز) گانے میں ہمنوائی کی، اور پاکستان کے دفاع اور ترقی میں مسیحیوں کی خدمات کا اعتراف کیا۔
- وزیر اعظم شہباز شریف نے اسلام آباد میں واقع اپنے سیکرٹریٹ میں کرسمس کی ایک تقریب کی میزبانی کی، جس میں ایئر کموڈور (ریٹائرڈ) سیمل چوہدری اور سابق چیف جسٹس اے آر کار نیلیس جیسی نمایاں مسیحی شخصیات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔

[/https://persecution.org/2026/01/12/pakistan-shows-surprising-respect-for-christian-community-during-christmas](https://persecution.org/2026/01/12/pakistan-shows-surprising-respect-for-christian-community-during-christmas)

ایک 'اسلامی ریاست' ہونے کا دعویٰ کرنے والے شیطانی نظام حکومت کا کفر در کفر

کفر پر مبنی درج ذیل مسودہ قانون (بل)، ناپاکستان (نام نہاد پاکستان) کی کفریہ حیثیت کو انتہائی واضح اور صریح انداز میں طشت از بام کرتا ہے۔

اسلام آباد کیسینٹل ٹیریٹری چائلڈ میرج ریٹریٹ بل 2025 (اسلام آباد کے وفاقی دارالحکومت میں کم عمری کی شادی کی روک تھام کا بل 2025) جمشید قاضی، کنزی نمائندہ برائے 'یو این ویمن' (اقوام متحدہ کا ادارہ برائے خواتین)، پاکستان کا بیان تاریخ: منگل، 20 مئی 2025

'یو این ویمن پاکستان'، اسلام آباد کیسینٹل ٹیریٹری چائلڈ میرج ریٹریٹ بل 2025 کی تاریخی منظوری پر پاکستان کی قومی اسمبلی اور سینیٹ کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ ممبر قومی اسمبلی ڈاکٹر شرمیلا فاروقی کی جانب سے قومی اسمبلی میں پیش کی گئی یہ اہم قانون سازی لڑکیوں کی شادی کے لیے کم از کم قانونی عمر 18 سال مقرر کرتی ہے۔ یہ پاکستان میں بچوں کے حقوق کے تحفظ اور صنفی مساوات کے فروغ کی جانب ایک انتہائی شاندار پیش رفت ہے۔

اس بل کی منظوری کم عمری کی شادیوں کے خاتمے اور لڑکیوں کی صحت، تعلیم اور مستقبل کے تحفظ کے لیے پاکستان کے عزم کی عکاسی کرتی ہے۔ ہم ملک کے بچوں کے لیے ایک زیادہ محفوظ اور منصفانہ مستقبل یقینی بنانے پر ڈاکٹر شریلا فاروقی، سینئر شیری رحمان اور حمایت کرنے والے تمام اراکین پارلیمنٹ کو سراہتے ہیں۔

مستقبل کے حوالے سے، اس قانون کا نفاذ انتہائی کلیدی اہمیت کا حامل ہوگا۔ 'ایو این ویمن' حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس کے موثر نفاذ کا طریقہ کار وضع کرے، عوام کو اس نئے قانون سے روشناس کرانے کے لیے وسیع پیمانے پر آگاہی مہم چلائے، اور باقی ماندہ تمام صوبوں میں بھی اسی نوعیت کے قانونی تحفظات کو ہم آہنگ کرنے کی تگ و دو کرے۔ پاکستان کی ہر لڑکی کو قطع نظر اس کے کہ وہ کہاں رہائش پذیر ہے، کم عمری کی شادی سے محفوظ رکھنے کے لیے یہ اقدامات ناگزیر ہیں۔

'ایو این ویمن' اس اہم قانون سازی کے موثر نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے حکومت اور اس کے شراکت داروں کے شانہ بشانہ کام کرنے کے لیے پر عزم ہے، تاکہ ہر لڑکی کو ایک محفوظ بچپن اور روشن مستقبل کا حق مل سکے، اور کوئی بھی اس سے محروم نہ رہے۔

(ناپاکستان کے کفریہ نظام حکومت کی جانب سے اپنائے گئے اس کفر در کفر کا اختتام)

تبصرہ

۱۸۰۰ احمق مولویوں نے جو یا تو جہل مرکب میں مبتلا ہیں یا پھر ناپاکستان کے حکام سے دنیاوی مفادات کے حصول کے خواہاں ہیں، احمقانہ اور حرام فتویٰ جاری کیا تھا جس میں اس کفریہ نظام کو اسلامی ریاست قرار دیا گیا تھا۔ حالانکہ درحقیقت یہ نظام حکومت اسلام کے غدار ترین دشمنوں میں شمار ہوتا ہے اور اللہ عز و جل کا دشمن ہے۔

جبکہ 'مسلم' ہونے کا لبادہ اوڑھنے والا یہ کفریہ نظام حکومت مغرب کی کاسہ لیسے کرنے اور مغربی طوائفوں کی تنظیموں کے پلو تلے گھسنے پر اتر آیا ہے، تو وہیں یہ قرآن اور اس کی شریعت کو انتہائی جارحانہ انداز میں مسترد کرتے ہوئے بتدریج صریح کفر پر مبنی قوانین بھی نافذ کر رہا ہے۔

۱۸ سال سے کم عمر کی شادی کو قابل سزا جرم قرار دینے کا یہ کفریہ قانون دراصل اسلام کو تباہ و برباد کرنے کی مغربی کفار کی سازش ہی کا ایک حصہ ہے۔ مسلم ممالک میں قائم کفریہ حکومتوں کے کھلم کھلا اور غدارانہ گٹھ جوڑ کی بدولت، مغربی کفار نے اسلام کا نام و نشان مٹانے کے لیے اپنا شیطانی ڈھانچہ پوری طرح استوار کر لیا ہے، بالکل اسی طرز پر جس طرح سابقہ سوویت یونین کی مسلم ریاستوں میں اسلام کا مکمل صفایا کر دیا گیا تھا۔

آج ازبکستان، تاجکستان وغیرہ کے نظام ہائے حکومت انتہائی زہریلے اور جارحانہ انداز میں اسلام دشمن ہیں۔ سابقہ سوویت ریاستوں کے ساتھ ساتھ مراکش، تیونس، الجزائر اور مصر کی جانب سے اسلام کے خلاف ظاہر کی جانے والی یہ زہریلی نفرت اور بغض جلد ہی ناپاکستان میں بھی رائج الوقت و طیرہ بن جائے گا۔ ناپاکستان کا یہ خبیث نظام حکومت ان سابقہ مسلم ریاستوں کے شیطانی نقش قدم کی کامل ڈھٹائی کے ساتھ پیروی کر رہا ہے جو آج 'دار الکفر' کے زمرے میں داخل ہو چکی ہیں۔

ناپاکستان — کفر بالائے کفر

جہانزیب عباسی، ۲۵ جنوری ۲۰۲۶ء اسلام آباد:

"سپریم کورٹ آف پاکستان نے اتوار کے روز ایک تاریخی فیصلہ صادر کیا ہے، جس میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ جو مرد اپنی پہلی بیوی کی رضامندی یا بلاشبہ کو نسل کی منظوری کے بغیر دوسری شادی کریں گے، انہیں فوجداری اور دیوانی دونوں نوعیت کی قانونی کارروائیوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ یہ فیصلہ مسلم عائلی قوانین کی ایک اہم توضیح ہے، جو اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ بعد ازاں کی جانے والی شادیوں کے قانونی جواز کے لیے خواتین کی رضامندی کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔"

تبصرہ :

یہ شریعت کے انتہائی جارحانہ انکار پر مبنی ایک اور صریح کفریہ قانون ہے۔ یہ کفریہ قانون ناپاکستان کی دارالکفر ہونے کی حیثیت پر مزید مہر تصدیق ثابت کرتا ہے۔

اسلامی ریاست

اسلامی ریاست کیا ہوتی ہے؟ مغربی ثقافت کے سحر میں گرفتار مولوی مغربی جمہوریت پر اسلامیت کا رنگ چڑھانے کی احمقانہ تگ و دو میں مصروف ہیں۔ وہ ایک ایسے نہایت سادہ اور واضح مسئلے پر صراطِ مستقیم سے انتہائی بُری طرح پھسل چکے ہیں جس کے متعلق قرآن مجید کا صریح اعلان ہے:

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ
اور جو شخص خدا کے نازل کئے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے سو ایسے لوگ بالکل کافر ہیں
(سورۃ المائدہ، آیت ۴۴)

قرآن مجید کفار کے قانون کو صریحاً طاغوت (شیطان) کا قانون قرار دیتا ہے۔

اسلامی ریاست وہ ملک ہوتا ہے جہاں کا ملکی قانون شریعت یعنی قرآن اور سنت ہو۔ لیکن پاکستان میں قانونِ طاغوت کی حکمرانی ہے۔ اس ملک کا آئین ردی کا وہ کاغذ ہے جو محض بیت الخلاء میں پھینکے جانے کے لائق ہے۔ نام نہاد 'شرعی' عدالتیں ایک بہت بڑا فراڈ ہیں جسے محض احمقوں کو فریب دینے اور ان احمق مولویوں کے کج فہم دماغوں کو تسکین پہنچانے کی خاطر رچایا گیا ہے جن کی تمام تر نگاہیں فقط حصولِ دنیا پر گڑی ہیں۔

پاکستان کا موجودہ نظام حکومت کفر ہے۔ اس کے حکمران مرتدین اور منافقین ہیں جو مسیحی معبدوں (گر جاگھروں) تک میں جا کر ان کی عبادات میں شریک ہوتے ہیں۔ وہاں مغربی قوانین اور تصورات شریعت پر غالب و بالادست ہیں۔ ایمانی استدلال کی رو سے بھلا ایسے خبیث نظام حکومت کو کس طرح 'اسلامی' قرار دیا جاسکتا ہے؟

اگرچہ حکمرانوں کا فسق (بدکاری و بے راہروی) کسی ملک کی اسلامی حیثیت کو ختم نہیں کرتا، لیکن قانونِ طاغوت کا نفاذ اسلامی ریاست کے وجود کو مٹا دیتا ہے۔ جب تک ملک کا قانون شریعت رہے گا، وہ ملک اسلامی ریاست ہی رہے گا اور کرپٹ حکمرانوں کا فسق و فجور اس کی اسلامی حیثیت کو ختم نہیں کرے گا۔ لیکن جب خود شریعت ہی کو منسوخ کر دیا جائے یا اسے قانونِ طاغوت کے تابع کر دیا جائے، تو وہ ملک اسلامی ریاست نہیں رہتا۔

الحق بلیٹن نمبر ۸۰

رجب ۱۴۴۷ھ مطابق جنوری ۲۰۲۶ء

پاکستان میں "حلال شراب"

ایک خوش آئند سنگِ میل! پاکستان کی تاریخی شراب کشید کرنے والی کمپنی (بریوری) برآمدی لائسنس ملنے پر نہال

اے ایف پی (ایجنسی فرانس پریس) | ۲۵ جنوری ۲۰۲۶

راولپنڈی: ۱۷ دسمبر ۲۰۲۵ کو لی گئی اس تصویر میں راولپنڈی میں واقع 'امری بریوری' کی پروڈکشن لائن پر کارکنوں کو شراب کی بوتلوں کی جانچ کرتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔ پاکستان کی اس قدیم ترین اور سب سے بڑی بریوری میں مالٹ اور خمیر کی تیز خوشبو پھیلی ہوئی ہے، جو تقریباً ۵۰ سالہ پابندی کے بعد بیرون ملک فروخت کی اجازت ملنے پر اپنی پیداوار میں توسیع کی تیاریاں کر رہی ہے۔ اس مسلم اکثریتی ملک میں جہاں الکحل پر بڑے پیمانے پر پابندی ہے، مری بریوری کی پروڈکشن لائنوں پر بوتلوں اور کین (cans) کے ٹکرانے کی آوازیں ایک منفرد منظر پیش کرتی ہیں۔

لیکن مری بریوری جس کی بنیاد ۱۸۶۰ میں برطانوی راج کے دوران انگریز فوجیوں اور نوآبادیاتی برادری کی پیاس بجھانے کے لیے رکھی گئی تھی، اسلام پسندوں کی مخالفت اور سخت ضوابط کے باوجود بقا کی جنگ جیت کر پاکستان کی مشہور ترین کمپنیوں میں سے ایک بن چکی ہے۔

اس خاندانی کاروبار کو چلانے والی تیسری نسل کا سربراہ، اسفندیار بھنڈارانے 'اے ایف پی' کو دیے گئے ایک انٹرویو میں بتایا: "یہ اتار چڑھاؤ اور ہمت و استقامت سے بھرپور ایک طویل سفر رہا ہے۔"

اس نے مزید کہا: "برآمدات کی اجازت ملنا ایک اور خوش آئند سنگِ میل ہے۔ میرے دادا اور والد مرحوم نے برآمدی لائسنس حاصل کرنے کی کوشش کی تھی، لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ صرف اس لیے جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہم ایک اسلامی ملک ہیں۔"

تاہم، بھنڈارانے بتایا کہ اسے ۲۰۱۷ میں اس وقت ایک "ناگوار حیرت" کا سامنا کرنا پڑا جب چین کے زیرِ انتظام 'ہوئی کو شل' بریوری اینڈ سٹلری 'کو پاکستان میں بیئر تیار کرنے کی اجازت مل گئی، جس کا مقصد بنیادی طور پر ملک میں بڑے انفراسٹرکچر کے پراجیکٹس پر کام کرنے والے ہزاروں چینی باشندوں کی ضرورت پوری کرنا تھا۔

اسفندیار بھنڈارانے، جس کا تعلق پاکستان کی مختصر مگر بااثر پارسی (زرتشتی) برادری سے ہے اور وہ قومی اسمبلی کا رکن بھی ہیں، سوال کیا: "تب ان تمام اسلامی تقاریر اور دوس کا کیا ہوا؟"

اس کے فوراً بعد اس نے برآمدات پر عالمی پابندی ختم کروانے کے لیے برسوں پر محیط اپنی لائنگ (سفارشی کوششوں) کا آغاز کر دیا۔

عجیب منافع

دراصل اسلام آباد کے نواحی پہاڑوں میں قائم کی جانے والی مری بریوری کی یہ سرخ اینٹوں والی عمارت اب دارالحکومت کے جڑواں شہر راولپنڈی میں آرمی چیف کی رہائش گاہ کے عین سامنے واقع ہے، جو ملک کے انتہائی سخت سکیورٹی والے (حساس ترین) مقامات میں سے ہے۔

جون میں ختم ہونے والے مالی سال کے دوران کمپنی کی آمدنی ۱۰۰ ملین ڈالر (دس کروڑ ڈالر) سے تجاوز کر گئی، جس میں کل آمدنی کا نصف سے کچھ زائد حصہ صرف شراب کی فروخت سے حاصل ہوا، جبکہ بقیہ حصہ غیر الکوحلک مشروبات اور بوتلیں بنانے کے شعبے سے آیا۔

یہ تجارتی کارکردگی اس لحاظ سے مزید حیران کن ہے کہ مسلمانوں کو شراب فروخت کرنا قانوناً ممنوع ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ صرف لگ بھگ نو ملین (نوے لاکھ) نفوس پر مشتمل مذہبی اقلیتیں اور غیر ملکی باشندے ہی چند مجاز (لائسنس یافتہ) دکانوں یا اعلیٰ درجے کے ہوٹلوں سے بیئر یا شراب خرید سکتے ہیں۔

تاہم، عمدہ شراب سے لطف اندوز ہونے کی طویل تاریخ رکھنے والے اس ملک میں، اس پابندی نے بھی لاکھوں پاکستانیوں کو گاہے بگاہے شراب نوشی کے مزے لوٹنے سے نہیں روکا۔

اس ملک کے محترم بانی محمد علی جناح کے متعلق یہ بات مشہور تھی کہ وہ شراب (اسپرٹس) سے لطف اندوز ہوتے تھے، اور فوجی آمر پرویز مشرف نے بھی وسکی (whisky) سے اپنی رغبت کو پوشیدہ نہیں رکھا۔

یہاں تک کہ وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو، جنہوں نے ۱۹۷۷ء میں اسلامی جماعتوں کی حمایت حاصل کرنے کی غرض سے شراب پر پابندی کا اعلان کیا تھا، انہوں نے بھی ایک مرتبہ ایک جلسے میں اعتراف کیا تھا: "ہاں، میں شراب پیتا ہوں، لیکن کم از کم میں غریبوں کا خون تو نہیں پیتا۔"

آج کل عشائیوں یا تقریبات میں شراب کی بوتلوں کا نظر آنا ایک عام سی بات ہو چکی ہے، عموماً کوئی نہ کوئی مسیحی یا ہندو ایسا مل ہی جاتا ہے جو آپ کے لیے انہیں خرید لائے۔

ایک ممتاز کالم نگار اور سیاسی تجزیہ کار فصیح ذکاء کا کہنا ہے: "پاکستان کا شراب کے ساتھ تعلق ایک خفیہ محبوبہ جیسا ہے، جسے تسلیم تو کیا جاتا ہے لیکن اس پر زیادہ کھل کر بات نہیں کی جاتی۔"

ان کا مزید کہنا تھا: "یہ ایک قابل برداشت برائی ہے، جس کی مذمت تو کی جاتی ہے لیکن یہ سب کے لیے جانی پہچانی ہے۔"

تاہم بہت سے شراب نوشی کرنے والے مسلمان غیر قانونی شراب فروشوں (بوٹلیگرز) سے یا مقامی طور پر کشید کی گئی دیسی شراب (moonshine) حاصل کرتے ہیں، اور ہر سال کئی افراد میتھانول کی آمیزش والی زہریلی شراب پینے سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔

اسلام آباد میں ایک مسیحی غیر قانونی شراب فروش نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر 'اے ایف پی' کو بتایا: "مجھے پولیس کو رشوت دینی پڑتی ہے اور اضافی خطرات مول لینے پڑتے ہیں، اس لیے اس کی قیمت دوگنی ہو جاتی ہے۔"

اس نے ہنستے ہوئے کہا: "یہ اضافی رقم سب کو خوش رکھنے کے لیے وصول کی جاتی ہے، چاہے وہ کوئی مسلمان گاہک ہو یا مجھ پر نظر رکھنے والا کوئی پولیس آفیسر۔"

کاروباری افق میں وسعت

برآمدات پر عائد پابندی سے قبل، مری بریوری اپنی مصنوعات نہ صرف پڑوسی ممالک بھارت اور افغانستان بلکہ خلیجی ریاستوں اور دور دراز امریکہ تک بھی فروخت کیا کرتی تھی۔

بھنڈارا کا کہنا تھا: "آج کے دور میں یہ بات انتہائی عجیب اور حیران کن معلوم ہوتی ہے، لیکن ہم کابل تک کو شراب برآمد کیا کرتے تھے،" جہاں اب طالبان اسلام کی اپنی سخت گیر تشریح کے تحت برسرِ اقتدار ہیں۔

مری (بریوری) ترسیلی ذرائع اور حکمت عملیوں کا جائزہ لیتے ہوئے جاپان، برطانیہ اور پرنگال کو پہلے ہی محدود پیمانے پر اپنی کھیپ روانہ کر چکی ہے۔

بھنڈارا کا کہنا تھا: "اس وقت ہمارا ہدف حاصل اکٹھا کرنا یا پیسہ کمانا نہیں ہے۔۔۔ بلکہ ہمارا ہدف نئی مارکیٹوں کی تلاش ہے۔"

لگ بھگ ۲۲۰۰ ملازمین پر مشتمل یہ کمپنی، خاص طور پر یورپ پر نظریں جمائے ہوئے ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی ایشیائی اور افریقی مارکیٹوں میں قدم رکھنے پر بھی غور کر رہی ہے۔

بیرون ملک فروخت مری بریوری کو اپنی تاریخ اور برانڈ کو ایسے طریقوں سے متعارف کرانے کا موقع بھی فراہم کر سکتی ہے جس کا اندرون ملک تصور بھی محال ہے۔

بھنڈارا نے کہا: "ہمیں اپنی مصنوعات کی تشہیر کی اجازت نہیں ہے، اس لیے ہم سر جھکا کر (خاموشی سے) اپنا کام کرتے ہیں، ہم سر جھکا کر محض ایک اچھی بیئر تیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔"

(اے ایف پی رپورٹ کا اختتام)

شراب

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۚ قُلْ فِيهِمَا ۖ إِثْمٌ كَبِيرٌ ۖ وَمَنْفَعٌ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا ۖ أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا ۚ

لوگ آپ سے شراب اور قمار کی نسبت دریافت کرتے ہیں آپ فرمادیجئے کہ ان دونوں (کے استعمال) میں گناہ کی بڑی بڑی باتیں بھی ہیں اور لوگوں کو (بعضے) فائدے بھی ہیں اور (وہ) گناہ کی باتیں ان فائدوں سے زیادہ بڑھی ہوئی ہیں
(سورۃ البقرہ، آیت ۲۱۹)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدُوَّةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ ۖ فَهَلْ أَنتُمْ مُنْتَهُونَ

اے ایمان والو بات یہی ہے کہ شراب اور جو اور بت وغیرہ اور قمرے کے تیر یہ سب گندی باتیں ہیں۔ شیطانی کام ہیں۔ سوان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم کو فلاح ہو۔ شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض واقع کر دے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے۔ سوا ب بھی باز آؤ گے۔
(سورۃ المائدہ، آیات ۹۰-۹۱)

الحق بلیٹن نمبر ۷۹

جمادی الاخریٰ ۱۴۴۷ھ مطابق دسمبر ۲۰۲۵ء

افغانستان پاکستان جنگ

ایک مذموم امریکی سازش

وَقَدْ مَكْرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ

اور ان لوگوں نے اپنی سی بہت ہی بڑی تدبیریں کیں تھیں اور ان کی تدبیریں اللہ کے سامنے تھیں اور واقعی ان کی تدبیریں ایسی تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی ٹل جاویں۔

(سورۃ ابراہیم، آیت ۴۶)

بالآخر، یہ اللہ تعالیٰ ہی کا حکم ہے جو غالب آتا ہے۔ درحقیقت اس کائنات میں رونما ہونے والے تمام واقعات کا فاعل حقیقی اور کارساز اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے:

وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا

اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ اس کو بھی جانتا ہے

(سورۃ الانعام، آیت ۵۹)

ہمارے مخلوق ذہن اپنے محدود ادراک کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اسرار و رموز اور اس کے نظام کار کی گہرائی تک کبھی نہیں پہنچ سکتے۔ اگرچہ ہم پر لازم ہے کہ ہم اللہ عزوجل کی تقدیر پر کامل ایمان رکھیں، تاہم ہمارے لیے یہ بھی ناگزیر ہے کہ ہم بیدار رہیں اور اپنے گرد و پیش کارفرما قوتوں کو سمجھیں۔ نصیحت حاصل کرنے کی غرض سے اسباب کا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ اسی فہم کو بروئے کار لاتے ہوئے، ہم افغانستان اور پاکستان کے مابین جاری موجودہ جنگ کا جائزہ لیتے ہیں۔

دو مسلم اقوام کے مابین اس جنگ کی سازش ٹرمپ نے رچی تھی۔ ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا، اسی سال کے دوران ٹرمپ نے پاکستانی آرمی چیف عاصم منیر کو امریکہ مدعو کیا تھا جہاں ٹرمپ نے اس کی میزبانی کی۔ یہ بات انتہائی معنی خیز تھی۔ یہ کہنا ہرگز بے جا نہ ہوگا کہ امریکی صدر کا حکومت پاکستان کو یکسر نظر انداز کرنا اور اسے بالائے طاق رکھنا، اور آرمی جنرل کو مدعو کرنا جس کا بظاہر ملک کے سیاسی معاملات سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیے، انتہائی پراسرار اور حیران کن اقدام ہے۔

صدر یا وزیر اعظم کے بجائے پاکستانی آرمی چیف کو مدعو کر کے ٹرمپ نے نہایت شاطرانہ انداز میں پاکستان اور افغانستان کے مابین جنگ کی اپنی سازش کو عملی جامہ پہنانا شروع کر دیا تھا۔ ٹرمپ اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہے کہ پاکستان میں اصل طاقت سولیلین حکومت کے بجائے فوج کے پاس ہے، جبکہ سولیلین حکومت فوج ہی کے تابع ہے۔ اس طرح صدر اور وزیر اعظم کو بالائے طاق رکھتے ہوئے براہ راست آرمی چیف کو مدعو کر کے درحقیقت ٹرمپ نے پاکستانی قیادت کی صریح تہک کی تھی۔ اپنے اس اقدام سے ٹرمپ نے مؤثر انداز میں سولیلین حکومت کی قانونی و آئینی حیثیت کو بھی مجروح کر دیا تھا۔

آرمی چیف کو مدعو کر کے، جو ٹرمپ کی جانب سے دکھائے گئے ڈالروں کے سراب میں پھنس کر اس کی کاسہ لیلیسی کرنے لگتا، امریکی صدر دراصل طالبان کو پاکستان کے ساتھ جنگ میں الجھانے اور دھنسانے کی سازش کے بیچ بورہا تھا۔ امریکہ نے بگرام ایئر بیس پر دوبارہ قبضہ کرنے کی سازش رچی ہے، لہذا طالبان کو کمزور کرنا اس کے لیے ناگزیر ہے، اور یہ سازش طالبان کو ایک جنگ میں الجھا کر اسی ہدف کے حصول کا خاکہ پیش کرتی ہے۔

امریکی سازش طالبان میں پھوٹ ڈالنے میں کامیاب ہو چکی ہے۔ حتیٰ کہ طالبان کی جانب سے بھارت کی کاسہ لیلیسی بھی اسی امریکی سازش ہی کا ایک حصہ ہے۔ امریکہ کے زیر اثر اور اس کی اجرت پر کام کرنے والی پاکستانی فوج اس موجودہ جنگ کو رچا رہی ہے۔ طالبان کی جانب سے امن کی تمام تر پیش قدمیوں کے باوجود پاکستان ٹرمپ کی سازش کو پایہ تکمیل تک پہنچانے سے باز نہیں آئے گا۔

تاہم، قرآن مجید کا ارشاد ہے:

وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ ۖ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَكْرِينَ

اور وہ اپنی تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ (میاں) اپنی تدبیر کر رہے تھے اور سب سے زیادہ مستحکم تدبیر والا اللہ ہے۔

(سورۃ الانفال، آیت ۳۰)

وہ (اللہ تعالیٰ) ٹرمپ اور تمام مغربی سازشیوں کو ناکام بنا دے گا۔ امریکہ کی جانب سے بگرام ایئر بیس پر دوبارہ قبضہ کرنے کی کوشش کی صورت میں، جس کا وہ شدت سے متمنی ہے، طالبان کھلم کھلا دو متضادم دھڑوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک دھڑ امریکہ اور بھارت کا کاسہ لیس بن جائے گا، جبکہ دوسرا دھڑ اجہاد برپا کرے گا۔

بالآخر، ابتدا سے انتہا تک تمام تر واقعات کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی فرماتا ہے۔ ہم اللہ عز و جل کے نظام کار کا کسی صورت ادراک نہیں کر سکتے۔

مسلمانوں کو اپنی باہمی خانہ جنگی اور ذلت و رسوائی کا الزام یہود و نصاریٰ پر تھوپ کر شیطان کا شکار نہیں بننا چاہیے۔ مسلمانوں کو خود کو مورد الزام ٹھہرانا چاہیے کہ انہوں نے خود کو کفار کی سازشوں کے جال میں پھنسنے دیا۔

اتحاد — ایک کھوکھلی خام خیالی

امت کا اتحاد ایک ایسی خام خیالی ہے جس کا عملی طور پر حصول کبھی ممکن نہیں ہوگا۔ یہ دنیا حق اور باطل، نیز خیر اور شر کے مابین تصادم کا میدانِ کارزار ہے، لہذا یہ کشمکش دائمی رہے گی۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مسجد میں رکے اور دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ نماز کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک طویل دعا میں مشغول رہے۔ دعا کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین چیزوں کا سوال کیا۔ دو دعائیں قبول فرما لی گئیں اور تیسری قبول نہ ہوئی۔ میں نے اپنے رب سے التجا کی کہ وہ میری امت کو قحط سالی سے ہلاک نہ فرمائے۔ یہ التجا قبول کر لی گئی۔ پھر میں نے اپنے رب سے التجا کی کہ وہ میری امت کو غرق نہ کرے۔ یہ التجا بھی قبول کر لی گئی۔ پھر میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت آپس میں دست و گریبان نہ ہو (باہمی جنگ و جدل کا شکار نہ ہو)۔ یہ دعا قبول نہیں کی گئی۔

تبلیغی جماعت کے دھڑے، دارالعلوم دیوبند کا ٹوٹ کر دو دھڑوں میں تقسیم ہونا، مظاہر العلوم کا دو دھڑوں میں بٹ جانا، ماضی کی بے شمار باہمی مسلم خانہ جنگیاں، اور فی زمانہ افغانستان اور پاکستان کے مابین جنگ، یہ سب امت میں موجود اس انتشار و افتراق کی مثالیں ہیں جو مسلمانوں کی غداری کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے مسلط کیا گیا ہے۔

پاکستان افغانستان جنگ

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْضِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيْعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ ۖ أَنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ

آپ کہتے کہ اس پر بھی وہی قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے اوپر بھیج دے یا تمہارے پاؤں تلے سے یا یہ کہ تم کو گروہ گروہ کر کے سب کو بھڑا دے اور تمہارے ایک کو دوسرے سے لڑائی چکھا دے۔ آپ دیکھئے تو سہی ہم کس طرح دلائل مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں۔ شاید وہ سمجھ جائیں (سورۃ الانعام، آیت ۶۵)

افغانستان اور پاکستان جو کہ سابقہ قریبی اتحادی ہیں اور سب سے بڑھ کر دونوں مسلمان ہیں، ان کے مابین عداوت و کشیدگی کا بھڑک اٹھنا اللہ تعالیٰ کے اس عذاب کی ایک واضح مثال ہے جس کا ذکر قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت میں کیا گیا ہے۔ اس آیت میں بیان کردہ عذاب کی ایک صورت آپس میں برسرِ پیکار دھڑوں میں بٹ جانا ہے۔

فریقین بلا امتیاز اپنوں ہی کا خون بہا رہے ہیں۔ انہیں یہ احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ ایک ہی کلمے کے پڑھنے والے ہیں، کہ وہ سب اہل سنت کا حصہ ہیں، کہ وہ ہمیشہ سے ایک دوسرے کے قریبی ہمسائے رہے ہیں۔ اپنے نفسانی مقاصد میں اندھے ہو کر انہوں نے اپنے ایمان اور اسلام کی پکار اور تقاضوں کو پس پشت ڈال دیا ہے، اور اپنوں ہی کو قتل کرنے کی ایک جنونی اور شیطانی کشمکش میں مبتلا ہیں۔

عمومی طور پر تمام کفار اس پیش رفت پر انتہائی خوش ہیں۔ تاہم، خاص طور پر بھارت کے ہندو مشرکین افغانستان اور پاکستان کی اس باہمی خانہ جنگی سے سب سے زیادہ لطف اندوز ہو رہے ہیں اور فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

یہ دونوں ممالک غدار ہیں اور شریعت سے بے باکانہ لاپرواہی برت رہے ہیں۔ طالبان کی غدار کی انتہائی قابل افسوس اور حیران کن ہے۔ اگرچہ پاکستان اپنے قیام ہی سے ہمیشہ ایک شیطانی ریاست رہا ہے، لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ پاکستان نے سوویت یونین اور امریکی اتحادی جارحین کے خلاف ان کی جدوجہد اور جہاد کے دوران افغانوں کی، چاہے وہ طالبان ہوں یا طالبان سے قبل کی حکومت، میزبانی کی اور انہیں بھرپور مدد فراہم کی تھی۔ پاکستان تقریباً ۶۰ سال تک لاکھوں افغانوں کو پناہ دیتا رہا۔

دہائیوں تک میزبانی اور معاونت کے بعد طالبان اور ان سے قبل کی ربانی حکومت، دونوں نے پاکستان کے ازلی دشمن بھارت کو گلے لگا کر کھلم کھلا اپنی غدار کی ثابت دیا ہے۔ شرم و حیا کے ادنیٰ ترین شاہے کے بغیر اور مکمل طور پر مردہ ضمیر کے ساتھ طالبان نے غلیظ، گائے کا پیشاب پینے والوں اور بت پرستوں کی غلامانہ کاسہ لیس کر کے پاکستان کی دہائیوں پر محیط شفقتوں اور احسانات کی کھلی ناشکری کی ہے۔ یہ طالبان کے بوسیدہ ایمان کی انتہائی پست اور ذلیل سطح کی ایک بدترین عکاسی ہے۔

ان مسلم فریقین کے مابین کبھی دوستانہ رہنے والے تعلقات کے موجودہ انقطاع اور خاتمے کی بنیادی وجہ طالبان ہیں۔ بھارت کو گلے لگانے کا عمل، جو پاکستان کے لیے ناقابل برداشت ہے، ان کے مابین اس جنگ کا باعث بنا ہے۔ پاکستان نے ان لاکھوں افغانوں کو بے دخل کر دیا تھا جو دہائیوں سے پاکستان میں مقیم تھے۔ پاکستان کی جانب سے بے دخلی کی بیان کردہ وجوہات سے قطع نظر، اس کی اصل وجہ طالبان کا مودی کی خبیث مشرک حکومت کو گلے لگانا تھا۔ طالبان بھارت کو کاسہ لیسانہ انداز میں گلے لگا کر بدترین قسم کی غدار کی مرتکب ہوئے ہیں۔ یہ وہی غدار ہے جسے پاکستان بجا طور پر برداشت نہیں کر سکتا۔

لیکن بالآخر، ان دو مسلمان ہمسایوں کے مابین یہ جنگ اللہ عز و جل کا عذاب ہے۔ یہ دونوں ممالک کی اللہ تعالیٰ سے غدار کی سزا ہے۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ

خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب بلائیں پھیل رہی ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے بعض اعمال کا مزہ ان کو چکھادیں تاکہ وہ باز آجائیں۔

(سورۃ الروم، آیت ۴۱)

ہندو مشرکین کے ساتھ بغل گیر ہونا — ایک امر کی سازش

طالبان دودھڑوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ فی الحال یہ تقسیم اعلانیہ طور پر سامنے نہیں آئی ہے۔ جہاں ایک دھڑے نے بھارت کے ہندو مشرکین کے ساتھ شرمناک انداز میں بغل گیر ہونے کا انتخاب کیا ہے، وہیں دوسرا دھڑا جو بظاہر کمزور معلوم ہوتا ہے، اس خمیٹ تعلق سے سخت بیزار ہے۔

جو لوگ بھارت کے غلیظ مشرکین کی آغوش میں جا گرے ہیں، وہ یا تو نادانستگی میں امریکہ کے سازشی جال میں پھنس چکے ہیں، یا پھر امریکی سازش کو آگے بڑھانے کے لیے انہیں رشوت دی گئی ہے۔ تقویٰ سے عاری لوگوں کے لیے ڈالر کی کشش ناقابل مزاحمت ہوتی ہے۔

امریکہ کی توجہ افغانستان میں بگرام ایئر بیس پر مرکوز ہے۔ وہ اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہے کہ اس بیس پر قبضہ کرنا کوئی آسان کام نہیں ہوگا۔ لہذا، یہ سازش طالبان کو پاکستان کے ساتھ ایک جنگ میں دھسنانے کا خاکہ پیش کرتی ہے۔ جب طالبان پاکستان کے ساتھ اس بھیانک جنگ کے چنگل میں الجھے ہوں گے، تو امریکہ بگرام ایئر بیس پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لیے نسبتاً آزاد ہوگا۔ وہ دھڑا جو مشرکین کے ساتھ بغل گیر ہونے سے بیزار ہے، وہ اس امریکی سازش کے خطرے سے پوری طرح باخبر ہے، لیکن طاقتور دھڑا اپنی سمت کا تعین کر چکا ہے۔

ٹرمپ نے بگرام ایئر بیس کے حوالے سے امریکی عزائم کو کسی سے پوشیدہ نہیں رکھا ہے۔ امریکہ بخوبی سمجھتا ہے کہ اگر طالبان (کسی دوسری جنگ سے) آزاد رہے، تو وہ (امریکہ) ایک بار پھر افغان جال میں ایک تباہ کن جنگ کی آگ میں سالوں تک دھنس سکتا ہے۔ لہذا، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان کے ساتھ اس جنگ کی سازش امریکہ نے اس لیے رچائی ہے تاکہ امریکیوں کو بگرام ایئر بیس پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لیے نسبتاً آزادی مل سکے۔ طالبان دو دشمنوں یعنی پاکستان اور امریکہ کے خلاف جنگ سے عہدہ برآ نہیں ہو سکیں گے۔ پاکستان طالبان کو دھسنانے کے لیے عداوت کے کئی محاذ کھول رہا ہے۔

اس نظریے کو اس حقیقت سے بھی تقویت ملتی ہے کہ حال ہی میں پاکستانی آرمی جنرل کو وائٹ ہاؤس مدعو کیا گیا تھا، جہاں مسخرے ٹرمپ نے اس احمق جنرل کے ساتھ بغل گیر ہو کر اس کی مدح سرائی کی۔ بلاشبہ، امریکہ کی شیطانی سازش کو آگے بڑھانے کی خاطر پاکستانی فوج کا تعاون حاصل کرنے کے لیے رشوت کی شکل میں دیے گئے لاکھوں ڈالروں نے ایک فیصلہ کن کردار ادا کیا ہے۔

یقیناً یہ انتہائی حیران کن بات ہے کہ وائٹ ہاؤس نے پاکستانی جنرل کو مدعو کیا جہاں اس کی میزبانی کی گئی، اور ساتھ ہی وہ اس مسخرے کی کاسہ لیس بھی کر رہا تھا۔ پاکستان میں سولیلین حکومت لازمی طور پر فوج کے تابع ہے۔ ایک مرتبہ ایک مغربی صحافی کو دیے گئے انٹرویو میں ایک آرمی جنرل نے تبصرہ کیا تھا : "ہر ملک کی ایک فوج ہوتی ہے۔ لیکن پاکستان میں فوج کے پاس ایک ملک ہے۔"

نپاکستان کے قیام کے روزِ اول ہی سے اپنے ایمان کا سودا کر لینے اور شریعت کو منسوخ کر دینے کے بعد، غلیظ امریکی ڈالر کے عوض غداری کے ساتھ کفار کے ہاتھوں ملک بچ دینا بالکل متوقع امر ہے۔

مسلمان کفار کے جال کا شکار کیوں ہیں؟

اسلام اور امت کے خلاف کفار کا سازشیں رچنا بالکل ایک فطری امر ہے۔ تاہم جو بات حیران کن اور قابل افسوس ہے، وہ جال میں پھنسنے کا وہ عمل ہے جس میں مسلمان گرفتار ہو جاتے ہیں۔

جب کفار کی سازشیں مسلم انتشار، باہمی خانہ جنگیوں اور تباہی، یعنی مسلمانوں کے ہاتھوں مسلمانوں کے قتل، کے تلخ ثمرات سمیٹنے میں کامیاب ہو جاتی ہیں، تو مسلمان فوراً کفار کو مورد الزام ٹھہرانے لگتے ہیں۔ امریکہ اور اس کے شریک سازش جو کچھ کر رہے ہیں، وہ ہر گز حیران کن نہیں ہے۔ اپنے کیے گئے گناہوں کے لیے شیطان کو مورد الزام ٹھہرانا صریح حماقت ہے۔ شیطان اپنے مقاصد کے حصول میں لگا ہوا ہے اور اپنا کام بالکل فطری انداز میں سرانجام دیتا ہے۔ وہ تو محض اپنا وہ کام انجام دے رہا ہے جس کے لیے اسے زمین پر اتارا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے اس کھلے دشمن سے ہر دم ہوشیار رہنے کی پیشگی تنبیہ فرمادی ہے۔

اسی طرح کفار اسلام اور امت کے خلاف سازشیں رچنے کے 'جائز' کام میں مصروف ہیں۔ یہ بالکل متوقع امر ہے۔ یہ دنیا تصادم کا میدانِ کارزار ہے۔ تصادم روئے زمین پر زندگی کا ایک منطقی اور بدیہی نتیجہ ہے۔

سوال یہ ہے کہ مسلمان خود کو جال میں کیوں پھنسنے دیتے ہیں؟ ان کا اس طرح پھنس جانادراصل ان کی عقل کے بگاڑ کا نتیجہ ہے۔ مسلمانوں کی عقل گناہوں اور نافرمانیوں کے سبب ماؤف ہو جاتی ہے، لہذا مسلمان مستقل طور پر اسلام کے دشمن یہود و نصاریٰ کے بچھائے گئے جالوں میں جا گرتے ہیں۔

طاغوت کا قانون

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ ءَامَنُوا بِمَا نَزَلَ إِلَيْكَ وَمَا نَزَلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۖ

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو آپ کی طرف نازل کی گئی اور اس کتاب پر بھی جو آپ سے پہلے نازل کی گئی اپنے مقدمے شیطان کے پاس لے جانا چاہتے ہیں حالانکہ ان کو یہ حکم ہوا ہے کہ اس کو نہ مانیں اور شیطان ان کو بھٹکا کر بہت دور لے جانا چاہتا ہے

(سورۃ النساء، آیت ۶۰)

ان کی سازشیں مشیتِ الہی سے ہیں

وَقَدْ مَكَرُوا ۖ مَكَرُهُمْ وَعِنْدَ اللَّهِ مَكَرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ

اور ان لوگوں نے اپنی سی بہت ہی بڑی تدبیریں کیں تھیں اور ان کی تدبیریں اللہ کے سامنے تھیں اور واقعی ان کی تدبیریں ایسی تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی ٹل جاویں۔

(سورۃ ابراہیم، آیت ۴۶)

پس یہود و نصاریٰ کی سازشیں اللہ عز و جل کی مشیت سے کامیاب ہوتی ہیں، ان کی سازشیں اللہ ہی کی طرف سے ہیں۔ کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ کے فیصلوں کا ہی اثر ہے۔ شیطان کو ہر گز اس بات کا موقع نہ دیں کہ وہ آپ کی توجہ اللہ تعالیٰ سے ہٹا دے، اور آپ کے ذہنوں کو محض سایوں اور سراہوں کی مذمت میں الجھا کر آپ کو غفلت کا شکار کر دے۔